السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

وصال کے روزے کیا ہوتے ہیں، احادیث میں ان کی ممانعت کس وجہ سے ہے؟ حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود یہ روزے رکھتے تھے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصال سے مراد یہ ہے کہ آدمی ارادی طور پر دو یا اس سے زیادہ دونوں تک اپنا روزہ افطار نہ کرے بلکہ مسلسل روزے رکھتا چلا جائے نہ رات کو کچھ کھائے اور نہ سحری کے وقت کچھ تناول کرے، شریعت میں ایسے روزے رکھنے کی ممانعت ہے۔ چنانچہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال کے روزوں سے منع فرمایا ہے۔[1] ایک روایت کے مطابق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وصال سے منع کرتے ہوئے فرمایا: ''یہ عمل تو عیسائی کرتے ہیں۔''[2]

البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود وصال کے روزے رکھا کرتے تھے لیکن یہ عمل آپ کے ساتھ خاص تھا، امت کے لیے ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''تم میں میرے جیسا کون ہے؟ میں تو اس حال میں رات گزارتا ہوں کہ میرا پروردگار مجھے کھلاتا، پلاتا رہتا ہے۔''[3]

بہر حال شریعت میں وصال کے روزے رکھنے کی ممانعت ہے اور اسے نصاریٰ کا عمل بتایا گیا ہے۔

---

[1] بخاری، الصوم: ۱۹۶۲۔

[2] صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۶۱۔

[3] صحیح بخاری، الصوم: ۱۹۶۵۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 251

محدث فتویٰ